کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

THE CENTER FOR ISLAMIC INTERNATIONAL STUDIES

مرکز جهانی علوم اسلامی
جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

ترجمه کتاب گفتمان مهدویت
آیت الله صافی گلپایگانی به زبان اردو

برای دریافت درجه کارشناسی ارشد

در رشته فقه ومعارف اسلامی

نگارش؛ حق نواز شاکری

استاد راهنما؛ حجة الاسلام و المسلمین سید احتشام عباس زیدی

استاد مشاور؛ حجة الاسلام و المسلمین سید کمیل اصغر زیدی

اسفند ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۹۲۶
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

بندہ عاصی اپنی اس ادنیٰ کاوش کو حکمت وعدالت کے علمبردار، عصمت وشجاعت کے پیکر، علوم الٰہی کے خزینہ دار، منجی عالم بشریت، خاتم الاوصیاء، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہویں نائب برحق، حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام زمانہ (روحی و ارواح العالمین لہ الفدا علیہ آلاف التحیۃ و الثناء) سے منسوب کرتا ہوں اور اس ناچیز زحمت کا ثواب اپنے والد بزرگوار مرحوم زوّار جان محمد رودنی کی روح پُرفتوح کو ہدیہ کرتا ہوں

﴿گر قبول افتد زہے عز وشرف﴾

تقدیر وتشکر

از باب من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق مراتب سپاس و قدر دانی خود از سروران ذیل را اعلام می دارم •

۱ـ اظهار تشکر و قدردانی از مسئولین محترم مرکز جهانی علوم اسلامی که زمینه تالیف، تحقیق و پژوهش و تحصیل علم و اخلاق و ترویج آن به ما کمک می نمایند .به خصوص مدیر محترم و مسئولین محترم مدرسه فقه و معارف اسلامی می نمایم .

۲ـ اظهار تشکر و قدردانی از استاد محترم راهنما حجة الاسلام و المسلمین جناب آقای سید احتشام عباس زیدی دام ظله و همچنین از استاد محترم مشاورحجة الاسلام و المسلمین جناب آقای سیّد کمیل اصغر زیدی دام ظله که باوجود مشاغل زیاد، راهنمایی و مشاورت این پایان نامه رادر مرحله ترجمه این کتاب به عهده گرفتند و از رهنمائی وهدایات ایشان بهره فراوان گرفتم و همچنین تشکر فراوان از استاد محترم داور. که برای مطالعه این پایان نامه حوصله بخرج داده می نمایم .

اینجانب از باری تعالی خواستارم که همه اساتیدو مربیّان مارا توفیق روز افزون مرحمت فرماید .(هو ولی التوفیق)

احقر العباد

حق نواز شاکری پاکستانی

عرض مترجم:

ترجمہ کرنا کتنا مشکل کام ہے اس کی مشکلات کو صحیح طور پر وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے اس وادی میں قدم رکھا ہے، کسی زبان کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان کام نہیں ہے بندہ نے کم بساطت علمی کے باوجود مصنف کے مفہوم کو صحیح طور پر ادا کرنے کی ہر ممکن سعی کی ہے یہ میری پہلی کاوش ہے، لہٰذا میں دبیر وگروہ فلسفۂ کلام کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب کے انتخاب میں میری مدد کی اور خصوصاً استاد محترم راہنما و استاد محترم مشاور کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے راہنمائی و مشاورت کی ذمہ داری قبول کی اور قدم قدم پر نقائص کی طرف متوجہ کیا۔

لہٰذا ارباب علم و دانش سے امید ہے کہ وہ میری غلطیوں کو دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

آخر میں خداوند متعال سے تعجیل ظہور حضرت ولی عصر علیہ السلام اور صحت وسلامتی وطول عمر محقق معروف مرجع عالی قدر حضرت آیۃ اللہ العظمی آقا لطف اللہ صافی گلپایگانی (مدظلہ العالی) کا خواہاں ہوں۔

چکیده مطالب

در تدوین این رساله سعی بر این شده است که شخصیت حضرت مهدی عجل الله فرجه الشریف در ابعاد مختلف از قبیل اختلاف نظر در تاریخ ولادت و القاب وفلسفه غیبت وایمان واعتقاد بر ظهور آنحضرت ،علت تأخیر در ظهور وی رابطه عقیده رجعت باعقیده مهدویت و.....مورد بحث وبررسی قرار گیرد .

صاحب کتاب "گفتمان مهدویت" آیة ا...صافی گلپایگانی مد ظله العالی برای اثبات مدعای خودش مراحل ذیل را با ارائه سی سوال با پاسخ آن بدین ترتیب طی نموده است ؛

الف : حقیقت تشیّع

نویسنده کتاب درباره این عنوان ،تاریخچه تشیّع از نظر بکار گیری این واژه از عصر رسالت زمان وپیدایش مذهب اهل سنت ،امام صادق ومذهب تشیع ،افکار وعقائد تشیّع ،روند علمی وعملی تشیّع در برابر حکّام جائر وغاصب ،ارتباط تشیّع با معتزله ،در یک نقطهٔ خاصّ و.....را به صورت علمی وبرهانی مورد بحث وبررسی قرار داده است .

ب:امامت

گرچه نویسنده محترم عنوانی به نام" خلافت"در مرحله اولیٰ،

ضمن پاسخ به سوال اول ،به مناسبتی اشاره نموده است ،امّا پس از اتمام جواب هشتم عنوان امامت را بصورت جامع علمی وبرهانی بدین قرار طرح نموده است.

سرّ انتخاب ائمّهؑ تفاوت علم غیب خدا با ائمّه معصومینؑ،اخلاق وصفات ائمّهؑ ،حدود رهبری ،تعدادائمّه ،حق دلائل عقلی ونقلی شناخت امامؑ.

ج :عقیده مهدویت

در خصوص این مرحله ،مباحث جالب وارزنده ه در آغاز بدان اشاره شده باطرح اشکالات همراه با پاسخ آن ،مدعای خویش را رهانی وبه اثبات رسانده است.

لازم به ذکر است که نویسنده محترم روایات استفاده شده در این بحث را هم از نظر سند مورد بررسی قرار داده است وهم از نظر دلالت ،و همین تلاش علمی باعث شده که عقیده مهدویت را بطوراحسن ترسیم نماید ،وبه تمام اشکالات واعتراض مربوط به آن را با دلیل عقلی ونقلی پاسخ دهد.

والسّلام علی من اتّبع الهدی

حق نواز شاکری

فہرست مطالب

پیش لفظ...۱
مقدمہ...۵
شیعیت:...۵
پہلا سوال:
شیعیت کی پیدائش میں تاریخی اسباب کا کوئی کردار نہیں ہے ۵
الف: عصر رسالت میں شیعیت کا آغاز:..۶
ب۔ مسئلہ خلافت کی شروعات:..۹
ج۔ مذہب اہل سنت کی اصطلاح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد وجود میں آئی:.......۱۳
د۔ مسلمانوں کے تقسیم ہونے کا سبب...۱۷
ہ۔ اہل بیت علیہم السلام کی امامت اور ان کی رہبری کی حمایت کی بنیاد:....................۲۵
دوسرا سوال:
شیعہ اور اُن کا مسلحانہ قیام:...۲۶
تیسرا سوال:
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور مذہب شیعہ:......................................۳۲
چوتھا سوال:

امام صادق علیہ السلام سے پہلے:....................................۳۴
پانچواں سوال:
شیعہ افکار وعقائد کا علمی ہونا:....................................۳۶
چھٹا سوال:
غاصب حکام کے مقابلہ میں شیعوں کا کردار:....................................۴۱
ساتواں سوال:
شیعوں پر غلو کی تہمت:....................................۴۴
آٹھواں سوال:
شیعوں کا معتزلہ سے ارتباط:....................................۵۰
امامت:....................................۵۲
نواں سوال:
انتخاب ائمہ علیہم السلام کا راز:....................................۵۲
دسواں سوال:
خدا کا علم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا علم غیب:....................................۶۱
گیارہواں سوال:

کردار ائمہ علیہم السلام کے جلوے: ۶۳

بارہواں سوال:

امام کی رہبری کے حدود: ۶۵

تیرہواں سوال:

شیعوں کے اماموں کی تعداد: ۷۰

چودہواں سوال:

شناخت امام کے عقلی اور نقلی دلائل: ۷۴

مہدویت: ۷۹

پندرہواں سوال:

اعتقاد امامت اور ظہور حضرت مہدی علیہ السلام پر ایمان کا اصل منبع: ۷۹

سولہواں سوال:

قرآن اور مہدویت: ۸۲

سترہواں سوال:

عقیدۂ مہدویت اور متعدد لوگوں کا دعوائے مہدویت: ۸۶

اٹھارہواں سوال:

دینی افکار میں سماجی، اقتصادی اور سیاسی اسباب کی تاثیر: ۸۸

انیسواں سوال:
مہدی علیہ السلام ایک خاص مفہوم واصطلاح میں...۹۳
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کی تاریخ کے بارے اختلاف:..............................۹۶
حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی غیبت:...۹۷
اکیسواں سوال:
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی امامت کے بارے میں شیعوں کا اتفاق نظر:..۹۸
بائیسواں سوال:
بارہویں امام کے القاب:...۱۰۰
تئیسواں سوال:
لقب قائم علیہ السلام..۱۰۲
امام عصر علیہ السلام کے لئے قائم کے لقب کے استعمال کی وجہ:.....................................۱۱۱
چوبیسواں سوال:
دو طرح کی غیبت:...۱۱۵
پچیسواں سوال:
امام زمانہ علیہ السلام کی معجزنما ولادت:..۱۱۸

چھبیسواں سوال:
حالات فراہم ہونے کے باوجود ظہور میں تاخیر کا فلسفہ:..................................۱۲۰
ستائیسواں سوال:
زمانہ غیبت کی مدت اور سخت امتحانات:..................................۱۲۲
اٹھائیسواں سوال:
قاعدہ لُطف اور امام علیہ السلام کی غیبت:..................................۱۲۷
انتیسواں سوال:
مسئلہ بداء اور حدیث ابوحمزہ:..................................۱۳۲
تیسواں سوال:
عقیدہ رجعت اور عقیدہ مہدویت کا رابطہ:..................................۱۵۰

بسمہ تعالی

پیش لفظ:

خداوند متعال نے تمام بنی نوع انسانی کو حضرت حجتؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، کیونکہ حضرت حجتؑ کی اطاعت پیغمبرؐ کی اطاعت ہے اور پیغمبرؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور خداوند تعالی نے تمام مخلوقات عالم کو اپنی اطاعت وعبادت کیلئے خلق کیا ہے۔

﴿ وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ﴾(۱)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں،،

حضرت حجتؑ کی اطاعت کیلئے لازم ہے کہ آپؑ کی ولایت ومحبت دل میں راسخ و جاگزیں ہو اور انکی محبت کے حصول کیلئے ان کی شناخت ضروری ہے، حضرتؑ کی شناخت کے بغیر ان کی محبت کے کبھی بھی دل میں پیدا نہیں ہوسکتی اور انکی اطاعت ومحبت کے بغیر ان کی پیروی (تبعیت) ممکن نہیں ہے اور انکی پیروی کے بغیر دین داری وجود میں نہیں آسکتی اور دین داری کے بغیر گمراہی بے راہ روی اور ظلمات سے دوری قطعاً ممکن نہ ہوگی! اسی سبب کی بنا پر ہم کو دعا میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے۔

(۱) سورۂ ذاریات: آیت ۵۶،

﴿اللّٰھم عرفنی حجتک فانّک ان لم تعرفنی
حجتک ضللت عن دینی﴾(۱)

,,خدایا! مجھے اپنی حجت حق کی پہچان کرادے کیونکہ اگر تو نے اپنی حجتؑ کی پہچان نہ کرائی تو ہم صراط مستقیم سے دور ہو جائیں گے اور (میرا دین میرے ہاتھوں سے چلا جائے گا)،

حدیث میں ہے کہ

﴿مَن اَنکرَ المَھدی فقد کفر﴾

,,جو شخص وجود مہدیؑ کا انکار کرے وہ کافر ہو گیا،،

اور ایک متفق حدیث ہے کہ

﴿من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتة جاھلیة﴾(۲)

,,جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے بغیر مر جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے،،

اسی بنا پر دین اسلام حدود تشیع سے جو کہ درحقیقت دین کی پیروی ہے الگ ہٹ کر وجود ہی نہیں رکھتا، امامت کی اساس کے بغیر جو کہ الٰہی رہبری کا دوسرا نام ہے، احکام الٰہی کی پیروی کوئی معنی نہیں رکھتی، عصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رہبری اور امامت پر اعتقاد مہدویت کے

۱۔ کافی جلد ا، ص ۳۳۷، حدیث ۵ ۲۔ بحار الانوار ج ۸، ص ۳۶۸، حدیث ۴۱

قبول کئے بغیر (جو ہادی جہان ہے) ممکن نہیں، حقیقت میں دین محمدی کا دوسرا نام تشیع ہے پیغمبر اکرم ﷺ اسلام کی رسالت کے استمرار اور دوام کا ہی دوسرا نام امامت ہے۔

عصر غیبت میں امامت کی بقاء اور عصر ظہور میں عدالت اور توحید کا عالمی پیمانے پر قائم ہونے کا دوسرا نام مہدویت ہے اسی عقیدہ اور طرز تفکر کی وجہ سے اسلام کے دشمن پوری تاریخ میں تشیع (شیعیت) اور امامت و مہدویت کو مختلف طریقے سے مخدوش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے راہ حق (راہ تشیع) پر گامزن رہنے والے کفر ونفاق کے پیرو کاروں کا نشانہ بنتے آئے ہیں، خلافت کو اسلامی رنگ دینے اور مسلمانوں کے نمایاں حاکموں کی کمزوریوں کو بہتر بنا کر دکھانے کے لیے امامت میں برابر شبہے ایجاد کئے جاتے رہے ہیں، انقلابیوں کو ضعیف کرنے اور مظلوم وانصاف پسند حضرات کو ناامید کرنے کی غرض سے مہدویت کا انکار کیا جاتا رہا ہے۔

ان حملوں کے باوجود صرف تشیع ہی وجود امامت اور اعتقاد مہدویت ہی پیغمبر اسلام ﷺ کی واقعی سنت کی بقاء، قرآن کی تعلیم کا تحفظ، مستقبل ساز دینی معارف اور ولایت کے بلند مقاصد کی تکمیل کا ذمہ دار رہا ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے سامنے ہے، اس میں استاد عالیقدر محقق مشہور زمانہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپائگانی حفظہ تعالےٰ نے شیعیت، امامت، جیسے تین بنیادی مسائل کو عام فہم اور

مؤثر طریقہ سے یعنی سوال و جواب کے انداز میں پیش کیا ہے اور بیان کئے گئے شبہات کا بقدر ضرورت اور کتاب کے حجم کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جواب دیا ہے۔

ومن اللہ التوفیق

مسجد جمکران کا تحقیقی شعبہ

شعبان ۱۴۱۹ھ ق

مقدمه :

قارئین محترم! آپ اس کتاب میں جن مطالب کا مطالعہ فرمائیں گے ان میں امامت اور امت کی رہبری اور عقیدۂ مہدویت کا اقرار اور امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں کچھ توضیحات کو سوال و جواب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ قطب عالم، ولی زمان حضرت صاحب العصر والزمان کی بارگاہ اقدس اس ناچیز سعی و کوشش کو شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

﴿و ما توفیقی الّا باللّٰہ علیه توکلت و الیه انیب﴾

شیعیت:

شیعیت کی پیدائش میں تاریخی اسباب کا کوئی کردار نہیں ہے

پہلا سوال:

کیا شیعیت کی پیدائش میں کچھ تاریخی عوامل مؤثر تھے یا کہ مذہب ایک ایسا اعتقادی نظام ہے کہ جو قرآن کی آیات اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے لیا گیا ہے؟

جواب:

یہاں پر موضوع کی وضاحت کے لئے اور یہ کہ شیعہ فرقے کی پیدائش اور امام مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک کے عقیدے میں تاریخی حوادث اور اسباب کا کوئی دخل نہیں ہے، اور شیعوں کے تمام عقائد اسلامی ہیں اور وہ اُنہیں ماخذ سے لئے گئے ہیں جن ماخذ سے دوسرے مسلمانوں کے عقائد (اول خلقت سے لے کر قیامت تک کے سب مسائل) اخذ کئے گئے ہیں جس کی وضاحت کے لیے ہم چند نکات بیان کررہے ہیں

الف: عصر رسالت میں شیعیت کا آغاز

تاریخ کی محکم و پختہ دلیلوں اور متواتر احادیث کے مطابق شیعیت کی بنیاد عصر رسالت ہی میں رکھی گئی ہے اور پیغمبر اسلام کی عمومی دعوت کے ابتدائی سالوں ہی میں یہ سلسلہ (مشن) شروع ہوا۔ جس کی ابتداء حدیث ثقلین سے اور انتہا غدیر خم پر ہوئی۔

اگرچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عمر مبارک کے آخری مرحلے میں یہ چاہتے تھے کہ اس زبانی اعلان کو تحریری شکل میں امت کے حوالے کردیں، لیکن جیسا کہ تاریخ کی پختہ دلیلوں اور معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے حکم کی اطاعت میں خلیفہ دوم کی گستاخانہ مداخلت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عظیم مقصد کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔

پیغمبر اکرم ﷺ کی احادیث میں جگہ جگہ شیعوں کے اعتقادی اصولوں کے بارے میں ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔

مثال کے طور پر امت کی رہبر کے رہبری کے بارے میں آپ ﷺ نے متعدد موقعوں پر اشارہ فرمایا ہے اور اس مسئلہ امامت کی اہمیت کا اندازہ آپ کی احادیث سے لگایا جاسکتا ہے جیسا کہ ایک مقام پر آپ نے فرمایا ہے۔

﴿مَن مات و لم یعرف امام زمانہٖ مَاتَ میتةً جاھلیّةً﴾(۱)

''جو شخص اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مر جائے۔ اُس کی موت جاہلیت کی موت ہے،، جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے اس کی موت کو اس حدیث مبارکہ میں زمانہ جاہلیت کی موت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

اور یہ کہ امام کے شرائط کیا ہیں۔ اور امام کا تعلق کس خاندان سے ہے۔ یہ سب باتیں متواتر روایات کہ ذریعے پیغمبر اکرم ﷺ کی جانب سے ثابت ہو چکی ہیں اسی طرح امام کی علمی اور روحی صفات اور یہ کہ امام کو اپنے زمانے کے تمام افراد سے اَعلم اور اکمل ہونا چاہے۔

نیز یہ کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی جانشینی اور اس امت کی رہبری ایک الٰہی منصب ہے۔ اور عھدہٗ رسالت کی طرح خدا کی طرف سے بنایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی بہت سے دوسرے امور

....

۱۔ بحارالانوار، جلد ۸، ص ۳۶۸